REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم    نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم    وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴    شمارہ ۵۰

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب بشیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ "حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت ہیں"۔ الحمدللہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور ہر فرد اپنے طور پر بھی مہمانان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلصینِ جماعت کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ    ۱۲ فتح ۱۳۶۴ہش    ۱۲ دسمبر ۱۹۸۵ء

# الٰہی جماعتوں کو جو خصوصیت دوسروں سے ممتاز کرتی ہے

## وہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی اکثریت اللہ کی محبت میں محو ہوتی ہے

### پس اس خصوصیت کو قائم رکھو اور جلسہ سالانہ کے موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

### جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصینِ جماعت کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بیش قیمت نصائح

"جلسہ میں وہ لوگ آئیں جو جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقاریر سنیں ...... احباب کو اسلامی جماعتوں کے مطابق اپنا پروگرام بنانا چاہیئے اور اکثر وقت ذکرِ الٰہی میں صرف کرنا چاہیئے ...... اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اپنے ایمان کی ترقی اور دین کے سیکھنے میں خرچ کریں ...... الٰہی جماعتوں کو جو خصوصیت دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی اکثریت اللہ کی محبت میں محو ہوتی ہے۔ اور اس کے ذکر میں مشغول رہتی ہے۔ پس اس خصوصیت کو قائم رکھو اور اپنے وجود کو دنیا سے قطع تعلق کر کے اتنا ہلکا بنا لو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہیں آسانی سے بلند سے بلند مقام تک لے جا سکیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنے اور اپنے قلوب کو اس کے ذکر کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو ...... تم نے سردی برداشت کی ہے۔ یہاں آنے کے لئے پیسے خرچ کئے ہیں۔ بیوی بچوں سے جدا ہوئے ہو۔ اپنے کاموں کا نقصان کیا ہے۔ پس اس تکلیف کا کچھ تو صلہ ملنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تمہیں صلہ دینے کے لئے تیار ہے لیکن صلہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے اوقات کو موجبِ برکات بناؤ۔ تو پھر یہی وہ برتن بن جائے گا۔ اس میں خدا تعالیٰ اپنا صلہ دے گا۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۷۹ء)

## ہمارا مذہب

بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

(ترجمہ)

● خدا کی وہ کتاب کہ جس کا نام قرآن ہے ہمارے معرفت کی مے اس کے جام سے ہے۔
● وہ برگزیدہ رسول جس کا نام محمدؐ ہے، اس کے دامن کو ہی ہم اپنے ہاتھوں سے تھامے ہوئے ہیں۔
● وہ تمام رسولوں اور لوگوں میں افضل ترین ہیں اور ہر قسم کی نبوت کا آپؐ کے وجود میں انتہا ہے۔
● اس روشن کتاب یعنی قرآن سے ایک قدم دور ہونا میرے نزدیک کفر ہے، گھاٹا ہے، ہلاکت ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حبیبہ سارہ مارکیٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مولک۔ صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

معارفِ قرآن

# مثیلِ موسیٰؑ اور مثیلِ فرعون

## سُورۃ "وَالفجر" کی انتہائی لطیف اور پُر معارف تفسیر

تازہ خواہی داشتن گر "گلشنِ ایمان" را
گاہے گاہے باز خواں ایں "نکتۂ عرفان" را

پیشانی پر درج یہ شعر کسی بزرگ کا ہے۔ اس مضمون کے مناسبِ حال اُن کی رُوح سے معذرت کے ساتھ اس میں تھوڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ یعنی "داغہائے سینہ" کی بجائے "گلشنِ ایمان" اور "قصۂ پارینہ" کی بجائے "نکتۂ عرفان" چسپاں کیا گیا ہے۔ (خاکسار عبدالرحیم راٹھور)

سیدنا حضرت مُصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سُورۃ والفجر کی آیت

فَاَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"یوں تو ہر بُرائی قابلِ نفرت ہے۔ مگر دو وجوہ سے بُرائیاں نہایت بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ایک اپنی کثرت کی وجہ سے۔ دُوسرے بڑے بڑے جرائم پر مشتمل ہونے کی وجہ سے۔ جب کسی قوم میں کثرت سے جرائم پائے جاتے ہیں اور پھر وہ جرائم ایسے ہوں جو نہایت سنگین ہوں اور بڑی بڑی خطرناک بُرائیوں پر مشتمل ہوں تو اس قوم کی تباہی اور بربادی کی ساعت تو بالکل ہی قریب آجاتی ہے۔

اَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ کی آیت کو صرف فرعون اور اس کی قوم پر بھی چسپاں کیا جا سکتا ہے اور عادؔ اور ثمودؔ اور فرعونؔ تینوں پر بھی اس کو چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ مناسب یہی ہے کہ اَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ کو تینوں قوموں کے ساتھ لگایا جائے۔ گو فرعونؔ اور اس کی قوم کے ساتھ بھی لگ سکتا ہے۔

فساد بڑے جرائم کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ کہہ کر اس آیت میں بتایا ہے کہ ان لوگوں نے بڑے بڑے جرم بھی کئے اور پھر کثرت سے کئے۔ مثلاً ان اقوام میں شرک کی خطرناک وبا تھی۔ اور پھر کثرت سے شرک پھیلا ہُوا تھا۔ اور اگر شرک کے علاوہ اور جرائم بھی سب ایک بیان ہوں تو سمجھا جائے گا کہ وہ شرک بھی کرتے تھے اور دُوسری خرابیاں بھی اُن میں پائی جاتی تھیں۔ مثلاً ظلم کر لینا۔ یا دُوسروں کا حق مار لینا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انہوں نے فساد کو انتہا طور پر پہنچا دیا تھا۔

یہاں تین قوموں کو مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ عادؔ۔ ثمودؔ۔ اور فرعونؔ کی قوم کو۔ عادؔ اور ثمودؔ یہ دونوں قومیں عرب کی تھیں اور فرعونؔ کی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ تین مثالیں اللہ تعالیٰ نے بلاوجہ بیان نہیں کیں۔ بلکہ اس لئے بیان کی ہیں کہ یہاں دو زمانوں کی خبر دی گئی ہے۔ ایک اُس زمانہ کی جس میں مکّہ والوں کے مظالم کی وجہ سے مُسلمانوں پر دس تاریک راتیں آنے والی تھیں۔ (یعنی ہجرتِ نبویؐ سے قبل کے دس سال جن میں کفارِ مکہ نے مُسلمانوں پر بیحد ظُلم توڑے۔ ناقل) اور ایک زمانہ مسیح موعودؑ کی۔

پہلی لیالی کا موجب چونکہ عرب لوگ تھے اور عادؔ اور ثمودؔ اُن کے وطن کے لوگ تھے اِس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مثال ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ تمہارے مُلک میں دو بڑی بڑی حکومتیں گزر چکی ہیں۔ ایک تمہارے جنوب میں تھی اور دُوسری تمہارے شمال میں تھی۔ ان دونوں کے حالات پر غور کرو۔ اور سوچو کہ جب ان لوگوں نے انبیاءؑ کا مقابلہ کیا اور فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اُن کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ باوجود اِس کے کہ یہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں پھر بھی جب انبیاءؑ کے مقابلہ میں کھڑی ہُوئیں، خُدا تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کی طاقت اُن کے کچھ بھی کام نہ آئی۔ تمہاری تو ان کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ پھر کیوں تم اُن کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے؟ اور کیوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر رہے ہو۔ اگر تم نے یہی طریق جاری رکھا تو جو سلوک ہم نے عادؔ اور ثمودؔ سے کیا تھا وہی تمہارے ساتھ کریں گے۔ تم مت سمجھو کہ ان مظالم کے نتیجہ میں تم کامیاب ہو جاؤ گے ......

عادؔ اور ثمودؔ نے بھی بڑی بڑی شرارتیں کی تھیں۔ اور پھر حد سے زیادہ شرارتیں کی تھیں۔ مگر پھر بھی وہ ناکام رہے۔

حدیث سے پتہ لگتا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا جُرم کسی نبی کو قتل کرنا ہے۔ ان لوگوں نے بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ٥ (انفال ع۴)

پھر مکّہ والے شرک میں بھی مُبتلا تھے۔ اور شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ظلمِ عظیم قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (لقمان ع۲)

پھر اَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ کے دوسرے معنوں کے مطابق کفارِ مکہ نے نہ صرف بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا بلکہ مظالم کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جو شخص بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا انہوں نے اس کو دُکھ دینا شروع کر دیا۔ بلکہ وہ تلاش کر کر کے مُسلمانوں کو پکڑتے۔ اور اُن کو بڑی بیدردی سے مارتے پیٹتے اور مختلف رنگوں میں عذاب دیتے۔ یہاں تک کہ کئی مُسلمان بھاگ کر ایبے سینیا چلے گئے مگر اُن کا جوش پھر بھی نہ تھما۔ اور وہ حبشہ تک محض اِس لئے گئے کہ مُسلمانوں کو پکڑ کر واپس لائیں۔ اور اُن کو اپنے مظالم کا تختۂ مشق بنائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَے مکہ والو! پہلی قومیں بھی تمہارے مُلک میں ایسی گزر چکی ہیں جنہوں نے فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا۔ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہاری یہ سرکشی اور ظلم تمہارے حق میں مفید ہوگا۔ وہ قومیں بھی اسی خیال میں مبتلا رہی تھیں کہ ہم خوب ظلم ڈھا رہی ہیں۔ مگر آخر ایک دن آیا کہ وہ تباہ و برباد کر دی گئیں۔ اسی طرح تم ایک دن خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن جاؤ گے اور عادؔ اور ثمودؔ کی طرح دُنیا سے مٹ جاؤ گے۔

اس کے بعد فرعون کا ذکر کیا۔ میرے نزدیک اس میں مسیح موعودؑ کے زمانہ کی خبر ہے۔ میں ابھی تک تفصیل سے نہیں بتا سکتا کہ کیوں؟ مگر دو باتیں میں بیان کر دیتا ہوں جن کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ اِس مثال کا مسیح موعودؑ کے زمانہ کے ساتھ تعلق ہے اور وہ دو باتیں یہ ہیں:۔

**اوّل**:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "محرم کی دسویں رات ایک خاص شان اور عظمت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس دن میں خُدا تعالیٰ نے موسیٰؑ کو فرعون سے نجات دی۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسا ہی معاملہ میری اُمت میں ایک دفعہ ہوگا۔ اور میری اُمت کو اُس دن ایک عذاب سے نجات ملے گی۔"

(ترمذی۔ ابواب الصوم۔ باب ما قیل فی یوم عاشوراء)

گو بظاہر یہاں فرعون اور اس کے مظالم سے نجات کے الفاظ ہیں۔ مگر ان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس رنگ کا کوئی واقعہ آئندہ ہونے والا ہے۔

**دُوسری** دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میں نے

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو موسیٰؑ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہُوا کہ فرعون ایک لشکرِ کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے گاڑیوں رتھوں وغیرہ کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اَے موسیٰؑ! ہم پکڑے گئے۔ تو میں نے بلند آواز سے کہا کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ اتنے میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

اِسی طرح آپ کا ایک یہ بھی الہام ہے:۔

یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی۔ (تذکرہ صفحہ ۴۲۳)

کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰؑ کے زمانہ کی طرح ہوگا۔ پس جبکہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ موسیٰؑ کی طرح کا ایک واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہونے والا ہے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہُوا۔ دُوسری طرف خدا تعالیٰ کا وہ مامور جو موجودہ زمانہ میں آیا اُسے بتایا گیا کہ وہ موسیٰؑ ہے۔ فرعون اس کا پیچھا کرے گا۔ اس کے ساتھی گھبرا جائیں گے اور کہیں گے کہ اَے موسیٰ! ہم پکڑے گئے۔ اُس وقت موسیٰ بلند آواز سے کہے گا کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ ایسے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا میرے ساتھ ہے۔ ان دو الہاموں کے ساتھ اگر میرے اس رؤیا

کو بھی ملایا جائے جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے کہ میں ایک مکان میں ٹھہرا ہوا ہوں" اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۲۲ صفحہ ۱ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء)

وصاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو لیالی عشر کے دوسرے ظہور میں گیارھویں رات یعنی انیسویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پوری ہوگی اور موسیٰ کی مصر سے نجات کی قسم کا کوئی واقعہ جماعت احمدیہ کو پیش آئے گا۔

پس چونکہ یہاں مسیح موعود کا ذکر تھا اس لئے جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے عاد اور ثمود کی مثال دی وہاں مسیح موعود کے دشمنوں کے لئے فرعون کا واقعہ بطور مثال پیش کیا گیا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول سورۃ الفجر صفحہ ۵۴۵ نوٹ ۱)

ملسلہ تفسیر:۔ فرماتا ہے تیرا رب مجرموں کی گھات میں رہتا ہے جب وہ ان کو پکڑتا ہے تو اکٹھا پکڑتا ہے کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی اسی طرح خدا تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ وہ ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے اور مجرم انسان سمجھتا ہے کہ مجھے میرے شرارتوں کی کوئی سزا نہ ملے گی مگر آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اور اسے تباہ اور برباد کر دیتا ہے۔ یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ سلوک ہوگا۔ ہم ان کو ڈھیل دیں گے اور گیارہ سال تک دیتے چلے جائیں گے۔ مگر آخر ایک دن آئے گا جب قیصر کی ساری حشمت کو خاک میں ملا دیا جائے گا اور مومنوں کے دکھ کو خوشی میں بدل دیا جائے گا۔

---

لے بیسویں صدی درست ہے غالباً سہو کاتب سے غلطی ہوئی۔ تفسیر کبیر کا یہ حصہ ۱۹۴۵ء یعنی بیسویں صدی کے پینتالیسویں سال میں چھپا۔ پس بیسویں صدی درست ہے۔ نہ کہ انیسویں صدی۔ (ناقل)

---

اسی طرح اس پیشگوئی کے دوسرے ظہور کے وقت انیسویں صدی میں کوئی فرعون اتنا خطرناک ظلم کرے گا کہ جماعت پکار اٹھے گی یٰموسیٰ انا لمدرکون۔ اے موسیٰ اب تو ہماری تباہی سر پہ آپہنچی اب ہم کسی طرح اس فرعون کے پنجۂ ظلم سے بچ نہیں سکتے اس وقت جماعت کا جو بھی لیڈر ہوگا وہ موسیٰ کی طرح اپنے ساتھیوں سے کہے گا کلّا یہ بالکل غلط بات ہے کہ دشمن تمہیں تباہ اور برباد کر دیگا۔

## اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْن

میرے ساتھ میرا رب ہے اور وہ مجھے ہدایت دے گا۔

میں نے وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ جب کفار غارِ ثور کے منہ پر پہنچ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ طاری ہوئی تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کو تسلی دی ــــ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یعنی غم مت کر ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ جب کسی فرعون کے مظالم کی وجہ سے سخت گھبرا اٹھے گی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ کو روحانی طور پر اس کے خلیفہ اور امام کی زبان سے کیونکہ وہ دو نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہوا کرتے ہیں جبکہ وہ قوم موسیٰ کے تمثیلی سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوگا یا ممکن ہے کہ مصر یا اور کسی ملک میں ایسے ہی حالات پیدا ہونے پر اور واقعہ میں دریائے نیل کے کنارے پر یا کسی اور دریا کے کنارے پر بڑے جاہ و جلال کے ساتھ فرمائیں گے۔ کلّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْن۔ کلّا کے معنے یہی ہیں لَا تَحْزَن غم مت کر اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْن۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ یعنی ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے اور وہ اس نیل میں سے ہمیں نکال کر لے جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول نوٹ ۱۱ سورۃ والفجر صفحہ ۵۴۸)

---

# ایک دیوبندی عالم کے ساتھ دلچسپ تبلیغی گفتگو

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ جموں

مورخہ ۱۷؍۱۱ کو دیوبندی مسلک کے مبلغ مولوی ارشاد احمد صاحب اپنے چار رفقاء کے ساتھ جموں تشریف لائے خاکسار کے زیر تبلیغ بعض غیر از جماعت احباب نے اُن سے درخواست کی کہ وہ خاکسار کے ساتھ تبادلۂ خیالات کریں۔ مولوی صاحب کی طرف سے آمادگی کا اظہار ہونے پر خاکسار ان کی قیام گاہ پر پہنچا۔ جہاں پانچ غیر احمدی مولوی صاحبان کے علاوہ جموں شہر کے بعض معززین بھی موجود تھے۔ مولوی ارشاد صاحب نے اپنے تعارف کے دوران بتایا کہ انہیں دیوبندی مسلک کے مبلغ کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے قریباً چالیس سال ہو چکے ہیں۔

بعدہٗ اختلافی مسائل پر گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولوی ارشاد صاحب نے فرمایا کہ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نبی ہیں اور اس کے ثبوت میں سورہ بقرہ کی آیت وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کمال درشتگی سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ پر یہ بے بنیاد الزام لگایا کہ (نعوذ باللہ) احمدیوں کے بقول اس آیت کریمہ کا اندراج قرآن پاک میں غلط ہوا ہے یہ آیت اصل یوں تھی وَ بِالْاٰخِرَۃِ علی نبوۃ مرزا غلام احمد ھم یوقنون"۔

خاکسار نے عرض کیا کہ جہاں تک حضرت مرزا صاحب کے ظلی اور بروزی اُمتی نبی ہونے کا تعلق ہے ہم اس کا ثبوت قرآن پاک اور احادیث سے پیش کرتے ہیں۔ لیکن قرآن پاک کی جس آیت کریمہ کے بارہ میں مولوی صاحب نے ہم پر صریحاً خلاف واقعہ الزام عائد کیا ہے اگر وہ اسے ہماری جماعت کی کسی کتاب کے حوالے سے پیش کریں تو میں مان جاؤں گا کہ مولوی صاحب نے واقعی احمدیت کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ مولوی صاحب کا کسی بھی منقول ثبوت کے بغیر ایسا استدلال کرنا ظاہر کرتا ہے کہ موصوف کو جماعتی لٹریچر کا مطالعہ تو در کنار اسے سرسری طور پر دیکھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔

اس پر مولوی صاحب نے فوراً موضوع گفتگو بدلتے ہوئے کہا کہ کیا آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ تسلیم نہیں کرتے اور ان کا مقبرہ محلہ خانیار سرینگر میں ہونا قرار نہیں دیتے؟

خاکسار:۔ جی ہاں یہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اس کا ثبوت قرآن پاک اور احادیث سے دیتے ہیں۔

مولوی صاحب:۔ کونسی آیت سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے (اس دوران ایک مولوی صاحب نے سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا شروع کیا)

خاکسار:۔ زندگی اور موت کے تسلسل کے بارہ میں آیت قرآنی فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون ایک قاعدہ کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے جس سے اور تو اور فخر انبیاء حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی مستثنیٰ نہیں رہے۔ یہ ذمہ داری اولاً آپ پر عائد ہوتی ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت قرآن پاک کی آیت کریمہ سے دیں۔

مولوی صاحب:۔ (اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرکے) کونسی آیت ہے وہ جس میں عیسیٰ کی زندگی کا ثبوت ہے؟ (تمام مولانا صاحبان خاموش)

بالآخر خود مولوی صاحب بل رفعہ اللہ الیہ کہنے لگے کہ اس آیت سے ثابت ہے۔

خاکسار:۔ مولوی صاحب اصل آیت کریمہ یوں ہے

وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ ..... وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا۔

اس سے کیونکر ثابت ہوا کہ عیسیٰ زندہ ہیں۔

مولوی صاحب:۔ صاف لکھا ہے کہ وما قتلوہ وما صلبوہ۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھیں)

# دُنیائے مذہب کے سنسنی خیز انکشافات

## کیا عالم اسلام اب بھی خاموش تماشائی بنا رہے گا۔؟

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

یوگوسلاویہ، بلغاریہ، اور بعض دوسرے ممالک میں مسلمانوں کا قتلِ عام ہو رہا ہے پاکستان، عیسائیت کے مہیب سیلاب کی زد میں ہے اور جیسا کہ کراچی کے رسالہ "تکبیر" (۲۵ / ۳۱ جنوری ۱۹۸۵ء) نے انکشاف کیا ہے ایک عالمی سازش کے تحت مسیحی آبادی تشویش انگیز حد تک بڑھ گئی ہے۔ تمام مسیحی ادارے مسلمانوں کو مرتد بنانے میں سرگرم عمل ہیں تمام مشنری تعلیمی ادارے (جن کو ضیاء حکومت نے مشنریوں کو واپس کر دیا ہے) ارتداد کا اڈہ بنے ہوئے ہیں اور پاکستان کے قریبی جزیرہ سیشلز میں ایک طاقتور ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب کر دیا گیا ہے۔ جو روزانہ پانچ زبانوں میں مسیحی تعلیمات نشر کر رہا ہے۔ اس بین الاقوامی منصوبہ میں حکومت اور اس کے آلۂ کار اور ایجنٹ علماء کا کردار اب پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔

پاکستان اور اسلام کی بنیاد پر ضرب کاری لگانے کے لئے، ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستانی اسمبلی نے ایک قرار داد پاس کی جس کے مطابق مسلمان ہونے کے لئے کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے دفعہ نمبر ۲۶۰ شق نمبر ۳ پر ایمان لانا ضروری قرار پایا گیا۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں ضیاء حکومت نے عیسائیت کا مقابلہ کرنے والی احمدیہ جماعت کی تبلیغ پر بذریعہ آرڈی ننس پابندی لگا دی اور پھر کلمہ طیبہ مٹانے کی شرمناک مہم شروع کر دی گئی۔ کئی معصوم احمدی شہید کئے جا چکے ہیں اور ایک بھاری تعداد جیل خانوں میں ڈال دی گئی ہے اور جھوٹے مقدمات کا دردناک سلسلہ جاری ہے۔

مودودیوں کے علاوہ اس مہم میں پیش پیش ... وہ احراری دیوبندی ملّا ہیں ... ان دشمنانِ اسلام نے پاکستان سے "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" کے نام سے ایک ایک رسالہ شروع کیا ہے جس میں اپنے خوفناک اور اخلاق سوز عقائد پر پردہ ڈالنے کے لئے جماعت احمدیہ جیسی خادم اسلام جماعت پر جھوٹے اور گمراہ کن الزامات لگائے گئے ہیں اور ایسی ایسی شرمناک افتراء پردازیوں سے کام لیا گیا ہے کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ رسالہ درحقیقت گزشتہ چودہ صدیوں کے اہل اللہ صوفیا اور بزرگانِ اُمت سے کھلا مذاق اور ان کے نظریات سے بغاوت ہے جیسا کہ اس رسالہ کے علمی اور تنقیدی جائزہ سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

### جھوٹے الزامات، اور الزام لگانے والوں کے اپنے گستاخانہ اور خوفناک عقائد

**الزام نمبر ۱:**
احمدی دل سے کلمہ طیبہ نہیں پڑھتے اور کلمہ میں "محمد رسول اللہ" سے مراد اپنی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں۔

**جواب:**

لعنة اللہ علی الکاذبین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ھلا شققت قلبہ تو نے اس کے دل کو چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:—

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دُنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے" (حجۃ الاسلام صفحہ ۵۲)

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۷)

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔" (ایام الصلح صفحہ ۸۶ و ۸۷)

"ہم خدا کے فضل سے مومن ہیں اللہ پر اور اس کی کتاب پر اور رسولِ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم ان سب باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور ہم تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم تہ دل سے گواہی دیتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" جماعت احمدیہ کے اس واضح مسلک کے مقابل پر ملاؤں کا اپنا عقیدہ ملاحظہ ہو:

مشہور دیوبندی رسالہ "الامداد" بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۳ عدد ۸ صفحہ ۳۵ پر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے کسی مُرید کا یہ خواب درج ہے کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کے الفاظ میں کلمہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی کے الفاظ میں درود شریف پڑھا جناب تھانوی صاحب نے اس خواب کے معتبر اور رحمانی ہونے کی تصدیق کی جو اسی رسالہ میں موجود ہے۔ اندریں صورت پوری مِلّتِ اسلامیہ یہ کہنے کا حق رکھتی ہے کہ دیوبندیوں کا اصل کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ ہے اور اگر وہ کلمہ طیبہ پڑھتے بھی ہیں تو محض دھوکہ اور فریب دینے کے لئے اور محمد رسول اللہ سے ان کا مقصود مولوی اشرف علی تھانوی کی ذات ہوتی ہے نہ کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم! سوادِ اعظم اہل سُنّت کے نزدیک یہ کلمہ جنیّہ ہے جس نے صاف فیصلہ کر دیا کہ دیوبندی واقعی مولوی اشرف علی صاحب کو رسول اللہ سمجھتے ہیں اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGLORE - 560002
P.H. NO - 223666 -

محتاجِ دعا: اقبال احمد بہادر مع برادران جے این روڈ لائنز اینڈ جے این انٹرپرائسز

یہ راز تو کبھی فاش ہو گیا کہ دیوبندی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی نہیں مانتے بلکہ ان کا نبی مولوی اشرف علی تھانوی ہے اور وہ اسی کو رسول اللہ سمجھتے ہیں اور ... تھانوی کی جھوٹی رسالت پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے۔
(دیوبندی مذہب صفحہ ۳۸۹ تا ۳۸۰ از مولانا غلام مہر علی صاحب گولڑوی مکتبہ خانہ مہریہ بہاولنگر۔ پاکستان)

**الزام نمبر ۳:**
احمدیوں کے نزدیک بانی سلسلہ احمدیہ ظلی و بروزی نبی ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہ اصل محمد ہیں۔

**جواب:**
یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ ظلی اور بروزی نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ آپ کو یہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے عطا ہوا ہے چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"مجھ پر شرف جو مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملا ہے اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰۔۱۹)
نیز اپنی منظوم تصنیف کی تمہید ہے
"دیکھتا ہوں کہ یہ محض نبی کا نام محمد ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔"
"خدا نے جو اس کے دل کے ... راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں ... وہی ہے جو سر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور

ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو دیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶)

...
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
اسی طرح آپ اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔"
(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵)

اس بے مثال عاشق رسول پر اعتراض کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ رشید احمد گنگوہی کو رحمۃ للعالمین اور بانی اسلام کا ثانی اور مولوی اشرف علی تھانوی کو "ظلی رسول" ... کو محمد رسول اللہ ... گاندھی کو نبی بالقوہ کہتے ... شرم محسوس نہیں کرتے چنانچہ اخبار ذوالفقار ۱۷ ر اپریل ۱۹۲۱ء نے لکھا کہ:
"عطاء اللہ بخاری نے ۱۲ ر اپریل کی تقریر میں جو مسجد خیر دین میں کی بیان کیا کہ:
میں مسٹر گاندھی کو نبی بالقوہ مانتا ہوں۔"
(الذبح العظیم صفحہ ... محمد طفیل ... )

**الزام نمبر ۴:**
"مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ہیں"

---

(۱) حاشیہ: دیوبندی مذہب صفحہ ۲۵۸، ۲۲۱ از مولوی غلام مہر علی گولڑوی مکتبہ خانہ شریف چشتیاں بہاولنگر

ہے چنانچہ بانی سلسلہ کو محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم
اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"
(ایک غلطی کا ازالہ)

**جواب:**
یہ الزام فتنہ انگیزی کے سوا کچھ نہیں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ کے ان الفاظ میں قرآنی آیت کا ذکر نہیں بلکہ اپنے الہام کا ذکر ہے جو اس حدیث نبوی کی تصدیق ہے کہ امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔ اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ مفسرین اُمت نے ہو الذی ارسل رسولہ کا مصداق مسیح موعود و مہدی معہود کو ٹھہرایا ہے:
(مشکوٰۃ باب خروج المہدی
بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۳
و ابن جریر بحوالہ تفسیر حسینی مترجم اردو جلد ۲ صفحہ ۵۳۸ سورہ صف۔)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خود بھی اس عقیدہ کا اعلان فرمایا کہ آیت قرآنی میں آپ کے نہیں بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مقدس ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:
"تم سُن چکے ہو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم
(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۱)

یہ اتنی واضح بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ فرقہ اہل حدیث نے فتویٰ تکفیر سے قبل یہ اعتراف کیا کہ:
"مؤلف براہین احمدیہ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ قرآن کی ان آیات کا مورد نزول یا مخاطب میں ہوں اور مجھ پر قرآن یا پہلی کتابوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عیسیٰ و ابراہیم و آدم علیہم السلام کے خطاب میں خدا نے فرمایا ہے۔ ... یہ خطاب ... پیش کیتے ہیں:
"ان ... "

اقرار ہے کہ قرآن اور پہلی کتابوں میں ان آیات میں مخاطب و مراد وہی انبیاء ہیں جن کی طرف ان میں خطاب ہے اور ان کمالات کے محل وہی حضرات ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ان کمالات کا محل ٹھہرایا ہے۔
"اپنے اوپر ان آیات کے الہام یا نزول کے دعویٰ سے ان کی مراد (جس کو بعض الفاظ میں خود ظاہر کر چکے ہیں ہم اپنی طرف سے اختراع نہیں کرتے) یہ ہے کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالیٰ نے قرآن یا پہلی کتابوں میں انبیاء علیہم السلام کو مخاطب فرمایا ہے۔ انہی الفاظ یا آیات سے دوبارہ مجھے بھی شرف خطاب بخشا ہے۔ پس ان کے خطاب میں ان الفاظ سے اور معانی مراد رکھے ہیں اور وہ معانی ان معانی کے ظلال و آثار ہیں۔"
(اشاعۃ السنہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۸ و ۲۱۹)
مقتدائے اہل حدیث عالم مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی (والد مولوی داؤد غزنوی) فرماتے ہیں:
"اگر الہام میں اس آیت کا القاء ہوا جس میں خاص آنحضرت کا خطاب ہو تو صاحب الہام اپنے حق میں خیال کر کے اس کے مضمون کو اپنے حال سے مطابق کرے گا اور نصیحت پکڑے گا۔
.... اگر کوئی شخص ایک آیت کو جو پروردگار نے جناب رسول اللہ صلعم کے حق میں نازل فرمائی ہے اسے اپنے پر وارد کرے اور اس کے امر و نہی اور تاکید و ترغیب کو ... اعتبار اپنے لئے سمجھے تو بیشک وہ شخص صاحب بصیرت اور تمیز ... ہوگا۔"
"اگر کسی پر ان آیات کا الہام ہو جن میں خاص آنحضرت کو خطاب ہے مثلاً الم نشرح لک صدرک ... کیا نہیں کہو ... تیرے ... ولسوف یعطیک ربک ... تو ... سمجھے ... "

العزم من الرسل وشرف
وأعطیھم لفیامات فی الدنیا
بمجددین ربھم بالقوة
والمشی بجدیدن وینھاہ
عن قبل لرید ... الخر
... ولا تطع من اغفلنا
قلبہ عن ذکرنا واتبع
ھواہ ... وتصبرنہ
ضالا فہم ... [illegible]
اب دیہ مطلب نکالا جائے
گا کہ انشراح صدر وغیرہ اور
انعام وہدایت ... جو لائق ...
ہیں علی حسب المنزلت اس
شخص کو نصیب ہوگا اور اس
امر میں وغیرہ میں اس کو آنحضرت
کے حال میں شریک سمجھا جائے
گا۔

(اثبات الابرام والبیعۃ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)
یہ سب باتیں محض بدنیتی
و مغالطہ ہیں ... سادہ
لوح مسلمانوں کو فریب دینے
از نہیں آتے ...
[illegible] بر پا کمال بود
... ثابت کہ ... فاجر
الخواہم ...

ریویو سن ۱۹۲۹ء کہ ایک
... کی بنا پر یہ ظاہر کرتے
ہیں ... کہ گویا جماعت احمدیہ کے
اکابر بزرگوں کا عقیدہ ہے۔
الزام لگایا گیا ہے کہ احمدی
بانی سلسلہ کا ذہنی ارتقاء
معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بڑھ کر مانتے ہیں۔

جواب:
یہ صریح دجل و تلبیس اور بالکل
غیر محقول ... یہ مضمون سلسلہ
احمدیہ کی کسی برگزیدہ شخصیت کا
نہیں ایک نام ڈاکٹر کا ہے جس
کی مذہبی معلومات نا جیسی سی تھیں
اور اس کا یہ مضمون جماعتی مسلک
کے قطعی خلاف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ
حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس
کا سختی سے نوٹس لیا اور فرمایا "یہ
یقیناً غلط ہے"۔ (الفضل ۱۹ر اگست
۱۹۳۳ء) اس حقیقت کے باوجود
جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی حیثیت
سے پیش کرنا کسی منصف انسان کا کام
نہیں۔ یقیناً کوئی احمدی ایسے مردود
نظریہ کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

الزام نمبر ۵:
کتاب آئینہ صداقت اور کلمۃ الفصل
کی بعض عبارتیں درج کر کے یہ بھی
کہا گیا ہے کہ "کلمہ گو مسلمان احمدی
عقیدہ میں مسلمان نہیں۔"
گویا مرزا قادیانی کے بغیر یہ کلمہ
طیبہ باطل ٹھہرتا ہے۔ (رپورٹ ۱۲۵)
غیر کمال بے شرمی سے یہ کہا ہے
زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی
اس کے مفہوم میں داخل ہو گیا۔ اب
مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل، بیکار اور
باطل رہا۔"

جواب:
ان کتب کے مندرجات سے
نہایت گستاخانہ نتیجہ نکالا گیا ہے یہ
ان کے دل کی بات ہو گی احمدیوں
کی نہیں یہ ایک بے بنیاد اور ظالمانہ
اعتراض ہے جس کا حقیقت سے
قطعاً کوئی تعلق نہیں ان کتابوں کی
ساری بحث مندرجہ ذیل حدیث
نبوی کی بنا پر ہے کہ
من مشی مع ظالم لیقویہ
وھو یعلم انہ ظالم
فقد خرج من الاسلام
(مشکوٰۃ)
جو شخص ظالم کو تقویت دینے کی
خاطر اس کے ساتھ چل پڑا وہ دائرہ
اسلام سے خارج ہو گیا۔"
امت محمدیہ اس حدیث سے ہمیشہ
یہ نتیجہ نکالتی رہی کہ جو شخص بعض جرائم
کا مرتکب ہو وہ حقیقی مسلمان نہیں
رہتا۔ اگرچہ الفاظ نبوی میں حقیقی کا
لفظ نہیں مگر مفہوم اس کے سوا
کچھ نہیں ورنہ اس حدیث کی روشنی
میں آج کی ساری امت مسلمہ اسلام
سے نکل جائے گی۔
معترضین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے
"مسلماں را مسلماں باز کردند"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲)
"سب مسلمانوں کو جو روئے
زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ
دین واحد"
(تذکرہ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)
مندرجہ بالا الہامات کے بموجب
جماعت احمدیہ قرآن سے تمام مسلمانوں
کو مسلمان کہنے اور لکھنے کی پابند ہے
حضرت امام جماعت احمدیہ کے الفاظ
میں ہمارا قطعی موقف یہ ہے کہ:
"جب کوئی شخص اسلام
کو اپنا مذہب قرار دیتا اور
قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے
کو اپنا دستور العمل کہتا ہے

اس وقت مسلمان کہلانے کا
مستحق ہو جاتا ہے۔"
(الفضل ۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء)
حق یہ ہے کہ احمدیت پر تکفیر کے
الزام لگانے اور مولانا المسلمین پر
اشتعال پھیلانے اور امت میں تفرقہ
کا بیج بونے والے دیوبندی بریلوی
اور اہلحدیثی علماء اور اعظم اہلسنت
کی رو سے پکے کافر ہیں اس سلسلہ
میں دنیا بھر کے چوٹی کے علماء کا فتویٰ
ملاحظہ ہو۔
"وہابیہ دیوبندیہ اپنی
عبارتوں میں تمام اولیاء
انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاولین
والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی اور خاص ذات باری
تعالیٰ شانہ کی اہانت و ہتک
کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد
کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر
میں سخت سخت سخت اشد
درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا
کہ جو ان مرتدوں اور کافروں
کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی
شک کرے وہ بھی مرتد و کافر
ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ
ان سے بالکل ہی محترز مجتنب
رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے
کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی
ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور
نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں
نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ
ان کی شادی غمی میں شریک
ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے
دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت
کو نہ جائیں۔ مرجائیں تو گاڑنے
تو پنے میں شرکت نہ کریں۔
مسلمانوں کے قبرستان میں
جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل
احتیاط و اجتناب رکھیں۔
پس وہابیہ دیوبندیہ سخت
سخت اشد مرتد و کافر ہیں
ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود
کافر ہو جائے گا۔ اس کی عقد
سے اس کی عورت باہر ہو جائے
گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی
ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ
نہ پائے گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
ناقل)
اس اشتہار میں بہت سے علماء
کے نام لکھے ہیں مثلاً سید جماعت
علی شاہ۔ حامد رضا خان قادری نوری
رضوی بریلوی۔ محمد کرم دین بھیں۔ محمد
جمیل احمد بدایونی۔ عمر النعیمی مفتی
شرع اور ابو محمد دیدار علی مفتی
اکبر آباد وغیرہ۔
یہ فتوے دینے والے صرف
ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں۔ بلکہ
جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ
کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان وخیوا
و بخارا و ایران و مصر و روم و شام
اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ وغیرہ
تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف
غرض تمام جہاں کے علماء اہل سنت
نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے۔
(خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری
باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر کے حسن
برقی پریس، اشتیاق منزل ۲۳ ہیوٹ
روڈ لکھنؤ میں چھپا۔)
اب رہ گئے مودودی مذہب کے
علماء؛ سو ان کی نسبت خود وہابیوں
اور دیوبندیوں کا فیصلہ یہ ہے کہ:
"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ کہ اصلی دجال سے پہلے
تیس دجال اور پیدا ہوں گے، جو
اس دجال اصلی کا رستہ صاف
کریں گے، میری سمجھ میں ان تیس
دجالوں میں ایک مودودی ہیں۔"
فقط والسلام
(محمد صادق عفی عنہ مہتمم
مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی ۲۸ر
ذوالحجہ سنہ ۱۳۷۲ھ ۱۰ر ستمبر سنہ ۱۹۵۳ء)
حق پرست علماء کی مودودیت سے
ناراضگی کے اسباب صفحہ ۹۷ مرتبہ: مولوی
احمد علی انجمن خدام الدین لاہور)
جمعیت العلماء اسلام کے صدر حضرت مولانا
مفتی محمود فرماتے ہیں:
"میں آج یہاں پریس کلب حیدر آباد میں
فتویٰ دیتا ہوں: کہ مودودی گمراہ کافر اور
خارج از اسلام ہے۔ اس کے اور اسکی جماعت
سے تعلق رکھنے والے کسی لڑکے کے پیچھے نماز
پڑھنا ناجائز اور حرام ہے۔ اس کی جماعت سے
تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت ہے۔ وہ
امریکہ اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے۔
اب وہ موت کے آخری کنارے پر پہنچ
چکا ہے۔ اور اب اسے کوئی طاقت
نہیں بچا سکتی۔ اس کا جنازہ نکل
کر رہے گا۔"
(ہفت روزہ زندگی ۱۰ر نومبر
۱۹۶۹ء منجانب جمعیۃ گارڈ
لائل پور)

(باقی آئندہ)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت محبت الٰہی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

کہ اے محبوبِ الٰہی آپ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم خدا واحد و یگانہ سے محبت کرتے ہو تو لازماً تمہاری یہ بھی تمنا ہوگی کہ خدا بزرگ و برتر تم سے بھی محبت کرے اور تم میری طرح محبوبِ الٰہی بن جاؤ۔ تو آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر صدقِ دل سے چل پڑے تو مشاہدہ سے ثابت ہے کہ یقیناً تم خدا کی محبت کو پالو گے۔ فرمایا فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ وہ راہ میری راہ ہے۔ مگر یاد رکھو ذرہ بھی اس راہ سے تمہارے قدم ادھر اُدھر ہٹے تو تم کبھی بھی خدا کی محبت کو نہیں پا سکو گے۔ پس وہ راہ جو میرے وجود سے خدا واحد و یگانہ نے متعین کیا اگر تم اس پر چلتے چلے تو یقیناً ایک دن تمہاری آرزو بر آئے گی۔ اور تم خدا کی محبت کو پالو گے۔

پس وہ راہ جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے متعین کی گئی اور جسے یہ فخر اور امتیاز حاصل ہے کہ ہر وہ شخص جو اس راہ کا راہی ہوا بلا شک و شبہ کامیاب و کامران ہوا۔ کسی مذہبی کتب میں یا کسی نبی کی تاریخ میں اتنی واضح ضمانت موجود نہیں کہ اگر اس کے پیرو اس کے بتائے ہوئے ڈگر پر چلیں تو وہ وہ کامیابی حاصل کر لیں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈگر پر چلنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ مگر کیا یہ ارفع مقام اور امتیازی شان سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ہی حاصل ہو گیا؟ نہیں بلکہ ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم نے سلوک اور جذب کی راہوں کے تمام تقاضوں کو اس طرح پورا کیا کہ کسی نبی کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا جس نے عشقِ الٰہی کا وہ معیار قائم کیا ہو جو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے قائم ہوا۔ اپنے رب کے عشق میں اس قدر فنا تھے۔ اور اس پر اس طرح فدا تھے کہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر حرکت و سکون میرے محبوب ربّ العالمین پر نثار و قربان ہیں۔

آیئے! محبوبِ الٰہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے متعین اس راہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں کہ جس کی اتباع و اطاعت سے انسان خدا کی محبت کو پالیتا ہے۔ اس راہ کی مسافت زمانہ کے اعتبار سے ۲۳ سال پر مشتمل ہے۔ اور مکان کے اعتبار سے غارِ حرا سے مدینہ تک پھیلا ہوا ہے۔ اور بعد میں زمان و مکان کے حدود پر حاوی ہو گیا۔ ظاہر ہے اس راہ کی تفصیلی کیفیت اس قلیل وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں لہٰذا اجمالاً ہی ذکر کیا جا سکے گا۔ تا فاتبعونی کی کسی قدر وضاحت ہو سکے اور ایک فنا فی اللہ کے محبوبِ الٰہی بننے کا راز بھی کسی قدر کھل سکے۔

غارِ حرا کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشقِ الٰہی کی داستان یہیں سے شروع ہوئی۔ چھ ماہ متواتر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب خدا کے آستانہ پر گرے رہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور اس کا آخری عشرہ تھا اور پیر کا دن جبکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نے اپنے عاشقِ صادق کی حالتِ زار کو دیکھا اور کرم فرما ہوا اور

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

کے مختصر کلام سے اپنے عاشق کو اپنے وجود سے مطلع کیا۔ پھر کیا تھا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب کے ہر ہر لفظ پر قربان ہو جاتے اور اس کے اشاروں پر دل و جان سے نثار ہو جاتے۔

ایک دن ہاں وہ تاریخی دن جس دن کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ عاشقانِ الٰہی کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ایک ایسے راستے کی تخلیق کرے کہ جس پر چل کر وہ خدا کی محبت کو حاصل کر سکیں چنانچہ اس دن محبوبِ الٰہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب خدا نے اپنے عاشقِ صادق سے کہا

بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ

یعنی اے میرے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اے میرے عاشقِ صادق' اے میرے حبیب! جا' جا اور لوگوں کو میرا پیغام کھول کھول کر پہنچا دے اور اس کے ذریعہ سے عاشقانِ الٰہی کی جماعت قائم کر اور پھر ساتھ یہ بھی کہا کہ دیکھو اگر تم نے اپنے محبوب کی اس خواہش کو پورا نہیں کیا تو پھر یہ بھی یاد رکھنا کہ تمہارا محبت کا دعویٰ صرف دعویٰ تک ہی محدود ہو کر رہ جائے گا۔

سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے محبوب خدا کے شیریں کلام اور اس کے لطف و کرم کے اتنے بھوکے تھے کہ اگر وحی میں کسی قدر وقفہ پڑ جاتا تو آپ کی حالت دیکھنے کے لائق ہوتی۔ بے چینی و بے قراری کا یہ عالم ہوتا کہ دیکھنے والے یہ سمجھتے کہ کوئی چیز آپ کی کھوئی گئی ہے اور آپ اُسے تلاش کر رہے ہیں۔ بہر حال محبوب کا حکم ملا اور آپ اس کی بجا آوری میں منہمک ہو گئے اور اس کے لئے اس قدر آلام و مصائب برداشت کئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کہ:۔

”اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا مگر پیغمبر خدا صلعم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔“

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

الغرض خدا کا عاشق اپنے محبوب کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر توحید کی منادی کے لئے نکل کھڑا ہوا اور قطعاً یہ پرواہ نہ کی کہ اس راہ میں کیا کیا بلا میرے سر پہ آن پڑے گی۔ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے پر گوارا کر لیا اور اپنے محبوب خدا کے حکم کو بجا لانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھا۔

چنانچہ کوہِ صفا پر چڑھ گئے۔ ایک ایک کو آواز دے دے کر بلایا اور اکٹھا کیا۔ دلائل کے ساتھ توحید کا ترانہ سُنایا اور اپنے محبوب خدا کی شان و شوکت سے آگاہ کیا پھر دعوتیں دے کر لوگوں کو مدعو کیا اور اپنے رب کی طرف بُلایا۔ مکہ کی گلیوں کوچوں میں گھوم گھوم کر اور قوموں سے مل مل کر اپنے محبوب کا پتہ دیا اور اس کے ذکر کو بلند کیا۔ اس کے بدلہ میں اہلِ مکہ نے آپ کو کیا دیا سُنیئے! کسی نے کہا جادوگر ہے۔ کسی نے کہا دیوانہ ہے' کسی نے کہا ہم میں فساد ڈالنا چاہتا ہے اور کسی نے کہا ہمیں ہمارے دین سے پھیرنا چاہتا ہے۔ غرض جس کے منہ میں جو بات آئی کہہ ڈالی۔ مگر کیا ان باتوں سے آپ نے اپنے محبوب کے پیغام کو پہنچانے سے منہ پھیر لیا؟ اور کیا آپ سست ہوئے اپنے منصب کے ادا کرنے میں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا اور پیغامِ محبوب کو کھول کھول کر پہنچانا شروع کر دیا۔

خدا بھلا کرے مکّہ کے ظالموں کا۔ ایک طرف تو عشقِ الٰہی کے راستے اُستوار ہو رہے تھے اور دوسری طرف حاسدین و ظالمین کے دلوں سے حسد اور ظلم کی چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ خدا کے گھر میں خدا کا عاشق خدا کے حضور سجدہ ریز ہے۔ ظالموں نے غلاظت بھری اوجھڑی پیٹھ مبارک پر لا کر رکھ دیا۔ پھر ایک مرتبہ خدا کے گھر میں خدا کے نام کو بلند کیا تو ایک بدذات ظالم نے محبوبِ الٰہی کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ مگر کیسا کوہِ وقار عاشق ہے کہ ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں مگر ثبات قدمی ذرا بھی لغزش نہیں آنے دیتا۔

اہلِ مکّہ کے انکار پر اصرار کو دیکھتے ہوئے اپنے محبوب خدا کے پیغام کو

پہنچانے کے لئے طائف کی طرف نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ طائف پہنچے اور طائف والوں کو اپنے محبوب کا پیغام پہنچایا۔ اس کے حُسن و جمال سے آگاہ کیا۔ اور اس کے شان و شوکت کی خبر دی اور اپنے محبوب کے حکم اور خواہش کی بجا آوری میں اپنی لازوال محبت کا ثبوت دیا۔ جب اہل طائف نے پیغام حق کو سُن لیا تو اس کے ظالموں نے نہ صرف حق کا انکار کیا بلکہ خدا کے اس برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طاقت کے زور سے شہر سے باہر نکال دیا اور آوارہ لوگوں کو پیچھے لگا دیا جو تین میل تک لگا تار آپ پر پتھراؤ کرتے رہے۔ خدا کی محبت میں جسم چھلنی ہو گیا آپ کا۔ کپڑے جو تن پر تھے وہ بھی خون سے رنگ گئے۔ جوتی تھی وہ بھی خون سے بھر گئی۔ آپ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ احباب کرام! خدا واحد و یگانہ اپنی محبت کے حصول کے لئے راہیں تخلیق کر رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے حکم پر اسی کی محبت میں اس کا عاشق زخموں کی تاب نہ لا کر بے ہوش گرا ہے تو اس کا غضب بھڑک اُٹھا۔ چاہا کہ دو پہاڑوں کے بیچ طائف کو پیوست کر دے۔ مگر اپنے فیصلہ کے صادر کرنے سے پہلے اپنے عاشق کی رائے لینی چاہی رائے دریافت کی گئی۔ کتنی محبت ہے اپنے مولا سے سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ فرماتے ہیں۔ نہیں! نہیں ایسا نہ کیا جائے۔ شاید انہی میں سے کوئی میرے محبوب کا پرستار نکل آئے۔ ظالموں کی رہائی ہوئی مظلوم کے ہاتھوں سے۔ دُنیا کی کوئی بھی تاریخ ایسی مثال نہیں پیش کر سکتی کہ جسم زخموں سے چھلنی ہے۔ بے ہوشی کا عالم ہے۔ چلنے کی سکت نہیں۔ پھر ظالم سے بدلہ لینے کا موقعہ بھی میسر ہے مگر ؎

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

زبان پر نہ کوئی شکوہ نہ کوئی شکایت اگر فکر تھا تو صرف یہ کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور فکر تھی تو صرف یہ کہ محبوب کے پیغام کو کس طرح لوگوں کے دلوں میں بٹھا دیا جائے۔ بے ہوشی کے بادل چھٹے۔ جسم زخموں سے چور چور تھا۔ بڑی مشکل سے اپنے ہم سفر ساتھی زید کے سہارے اُٹھے اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مکہ میں داخل ہوئے اور تبلیغ حق کی وہی سرگرمیاں بلکہ اس سے بھی ایک قدم اور آگے۔ قریش سخت مزاحم تھے اور یہ دیکھ کر کہ لوگ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی طرف توجہ دینے لگے ہیں اور یہ بھی کہ اب تو صاف صاف ہمارے بتوں کے خلاف بھی مُنادی کی جانے لگی ہے تو سخت غصہ میں آئے اور ابو طالب کے ذریعہ جو محبوب خدا کے کفیل اور سرپرست تھے پیغام بھیجا کہ اگر سرداری چاہو تو ہم اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ شادی کے لئے اگر حسین لڑکی چاہیئے تو وہ بھی حاضر ہے دولت کی خواہش ہے تو صرف اشارہ کی ضرورت ہے مگر صرف اپنی تبلیغی سرگرمیاں بند کر دو۔ توحید کا نعرہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دو۔ اگر تم ہماری بات مان لو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم جو چاہیں گے پھر تمہارے خلاف کاروائیاں کریں گے۔

خدا کے عشق میں مخمور ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی تاخیر کے جو جواب اپنے چچا ابو طالب کو دیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ حضور فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کو جواباً کہا۔

"اے میرے چچا یہی تو کام ہے جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے حق سے رُک نہیں سکتا اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تو مجھے اپنی پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ حاجت نہیں مَیں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکونگا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو مَیں چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دُکھ اُٹھاؤں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۶-۱۷)

خدا کی محبت کے حصول کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے جس راہ کی تخلیق کی جا رہی تھی اس پر اب سات سال گزر چکے تھے۔ نبوت کا ساتواں سال تھا۔ ابو طالب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا تھا کہ قریش مکہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ بات یوں نہ بنے گی بلکہ سختی کے ساتھ نپٹنا ضروری ہے۔ چنانچہ بائیکاٹ کئے جانے کا فیصلہ کیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اڑھائی تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ محصوریت کا یہ المناک دَور جس کی داستان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا کے اس عاشقِ صادق نے اسی کی محبت میں ہنس کر کاٹ دیئے اور ایک حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے۔

محصوریت کا یہ دَور ختم ہوا اور محبوب کے پیغام کو پہنچانے کے لئے پھر تیزی سے کاروائیاں شروع کر دیں۔ جب قریش مکہ نے دیکھا کہ اب تو دھڑا دھڑ عاشقانِ الٰہی کی جماعت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے تو ایک دن یہ سوچ کہ ہماری سب تدبیریں بے کار گئیں۔ لالچ دیا گیا وہ بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ خوف کو مسلط کیا گیا مگر اس کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بائیکاٹ کر کے بھوکا پیاسا رکھا گیا مگر وہ بھی بے سود نکلا۔ دار الندوہ میں ایک سو کے قریب سردارانِ قریش کسی قطعی فیصلہ کے لئے جمع ہوئے۔ کافی دیر تک تجاویز پیش ہوتی رہیں اور آخر میں ابو جہل کی اس تجویز پر اتفاق ہوا کہ توحید کے منادی کو۔ خدا واحد و یگانہ بزرگ و برتر کے عاشقِ صادق کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ تا رہے بانس نہ بجے بانسری۔ یہ تدبیر اور پلاننگ تھی قریش مکہ کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف۔ مگر ایک دوسری طرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اُن کی تدبیر اور پلاننگ کے بالکل خلاف ایک اور تدبیر اور پلاننگ کر رہا تھا۔ چنانچہ دار الندوہ میں ہونے والی خفیہ راز پلاننگ کے بھانڈے کو پھوڑتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔

(الانفال آیت ۳۱)

کہ ہمارے محبوب کے خلاف قریش دار الندوہ میں تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اُن کی تدبیروں کو خاک میں ملانے کے لئے تدبیریں کر رہا تھا۔ اور بات یہ ہے کہ تدبیر کرنے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اور کون دوسرا ہو سکتا ہے۔

رات کا تاریک منظر تھا۔ قریش کے نوجوان ننگی تلواروں کے ساتھ محبوبِ الٰہی کے مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور انتظار تھا کہ صبح ہو اور ٹوٹ پڑیں اُدھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب خدا اپنے محبوب کی حفاظت کے لئے ایسے سامان کئے کہ وہ آنکھیں جو محبوب الٰہی کے قتل کی منتظر تھیں اندھی کر دی گئیں۔ وہ ناپاک ہاتھ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُٹھنے کے لئے بے تاب تھے شل کر دیئے گئے۔ اور وہ ننگی تلواریں جو عاشقِ الٰہی کے خون کی پیاسی تھیں کُند کر دی گئیں۔ اور ہمارا آقا و مطاع سرکار دو جہان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے گھر سے اطمینان کے ساتھ نکلے اور محبت الٰہی کے حصول کے لئے خداوند تعالیٰ جس راہ کی تخلیق کر رہا تھا اب اس کا رُخ مکہ سے مدینہ کی طرف موڑ دیا گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے۔ اہل مدینہ نے اس چودھویں کے چاند کا توحید کے نعرہ کے ساتھ انتہائی پُر جوش ڈھنگ سے استقبال کیا۔ آپ مدینہ پہنچ کر رات دن اپنے محبوب کے پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو گئے۔ خدا کے فضل سے عاشقانِ الٰہی کی ایک جماعت قائم ہو گئی۔

جب قریش مکہ نے دیکھا کہ ایک بار پھر اُن کی تدبیریں خاک میں ملا دی گئیں اور اُن کا شکار ان کے ہاتھ سے جاتا رہا تو ظالموں نے محبوبِ الٰہی کو لڑائی کے میدانوں میں گھسیٹنا شروع کر دیا۔ عزیز وطن چھوڑنے پر بھی اس کے باشندوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ صلح حدیبیہ سے قبل ہجرت کے چھ سال تک مختلف غزوات میں آپ کو گھسیٹا گیا۔ کوئی تعلق نہ تھا ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن

(مسلسل صفحہ ۹ پر)

غزوات سے وہ اپنے رب کی محبت میں گداز تھے۔ اسی کے ترانے سے سکون پاتے تھے۔ اس کے نام کو بلند کرنے میں لذت پاتے تھے۔ مگر کیا یہ غزوات اور جنگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مقصد سے اور اپنے محبوب کے ذکر سے کبھی غافل کر سکے؟ یہ وہ عاشقِ الٰہی تھا جس نے چمکتے تلواروں کے نیچے اور بھالے نیزوں کے درمیان اپنے محبوب خدا کی وحدت کو زندہ رکھا۔ خدا کی قسم! اپنے رب کا اتنا بڑا عاشق، اتنا بڑا فدائی اور اپنے رب کے لئے اتنا عظیم جان باز کوئی نہیں پیدا ہوا۔ کوئی مثال دنیا نہیں پیش کر سکتی۔ ملاحظہ ہو ہجرت کا تیسرا سال تھا۔ شوال کا مہینہ کفار مکہ نے احد کے میدان میں توحید کے علمبرداروں کے خلاف جنگ کی طرح ڈال دی۔ مقابلہ ہوا جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی کا حقہٗ پیروی نہ کرنے کی وجہ سے اسلامی لشکر کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ خود ان کا محبوب زخمی ہو گیا۔ عجیب خوفناک حالت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ احد کے ایک کنارے پر موجود تھے۔

ابو سفیان ادھر آ نکلا اور اس کا خیال تھا کہ اس نے محبوب الٰہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کر دیا ہے۔ اس نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ پھر ابو بکرؓ اور عمرؓ کی نسبت پوچھا۔ صحابہ چاہتے تھے کہ منہ توڑ جواب دیں مگر حکیم خدا کے حکیم رسول نے نزاکت کو سمجھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ خاموش رہو۔ کیونکہ جواب دینا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جب ابو سفیان کو کوئی جواب نہ ملا تو اس نے فخریہ انداز میں اُعلُ ھُبَل کے میدان میں شرک کا نعرہ مارا۔ خدا کی قسم! خدا کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر پارہ پارہ ہو گیا روح تڑپ گئی۔ اور پھر بھول گئے کہ کیسے نازک گھڑی سے دوچار ہیں۔ اور بھول گئے کہ آپ کی ایک آواز بھی بہت سی جانوں کو لے جا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جواب کیوں نہیں دیتے؟ جواب دو اور نعرہ توحید سے احد کی فضاؤں کو بھر دو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ کا بے قرار دل کسی قدر ٹھنڈا ہوا۔ یہ تھا انداز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا۔ یہ وہی راستہ ہے جس کا ذکر فَاتَّبِعُوْنِیْ میں کیا گیا ہے۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نازک سے نازک وقت میں بھی اپنے محبوب سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ صلح حدیبیہ کے بعد کھل کر محبوب خدا کا پیغام کو پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ہجرت کے آٹھویں سال رمضان کے مہینہ میں جب مکہ فتح ہوا۔ تو آپ کے ساتھ دس ہزار عاشقانِ الٰہی کی جماعت تھی اور فتح مکہ سے دو سال بعد یعنی ہجرت کے دسویں سال جب منیٰ کے میدان میں آپ نے عاشقانِ الٰہی کو مخاطب کیا اور حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تو اس وقت عاشقانِ الٰہی کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی تھی۔ اس خطبہ کے بعد محبوب الٰہی نے بلند آواز سے فرمایا اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ کہ اے لوگو! کیا میں نے بلغ ما انزل الیک محبوب کے حکم کی تعمیل میں محبت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے محبوب کے پیغام کو پہنچا دیا ہے؟ احباب کرام! شہادت کی ایک آواز نہ تھی بلکہ منیٰ کے میدان میں لاکھوں عاشقانِ الٰہی نے ایک زبان ہو کر شہادت دی کہ اَللّٰھُمَّ نَعَمْ کہ ہاں اے محبوب الٰہی ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے خدا کی محبت میں محو اور فنا ہو کر محبت کے سبھی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے محبوب خدا کے پیغام کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ ہم تک پہنچا دیا ہے۔ خدا کے رسول نے فرمایا۔ اے میرے محبوب! تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرا پیغام اس کے مطابق جس کا تو نے حکم دیا تھا پہنچا دیا ہے۔

اب ہمارا محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے کے بعد ہجرت کے گیارہویں سال ۱۲ ربیع الاوّل کو پیر کے دن ٹھیک دوپہر کے وقت اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی کہتے ہوئے فانی دنیا کو ترک کر دیا۔ اور اپنے محبوب حقیقی سے ملنے کے لئے چل پڑے قرآن حکیم نے بڑے حسین انداز میں وصال محبوب کے اس منظر کو پیش کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب خدا کے قریب ہوئے ادھر سے خدا اپنے عرش سے نیچے اترا اور اپنے محبوب کو آغوش میں لینے کیلئے اس کے قریب ہونے لگا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے۔ فکان قاب قوسین او ادنی کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنی آغوش میں لے لیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے دو کمان کو ایک وتر سے جمع کر دیا گیا ہو اور پھر ہوتے ہوتے ایسا دکھنے لگا کہ وجود محمدی وجود الٰہی میں مدغم ہو گیا۔ اور دوئی کا تصور ختم ہو گیا۔ احباب کرام! خدا فرماتا ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کہ اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم خدا سے محبت کرتے ہو اور اس بات کی خواہش رکھتے ہو کہ خدا تم سے محبت کرنے لگے تو پھر محبوب الٰہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلتے چلے آؤ۔ ایک دن تم بھی خدا کی محبت کو پا لو گے۔ اور محبوب الٰہی بن جاؤ گے اور اس کے آغوش میں آ جاؤ گے ہزاروں ہزار درود و سلام ہو نبی اکرم پر کہ آپ نے ہزاروں ہزار بلاؤں کو اپنے سر پہ ڈال کر نسل انسانی کے لئے ایک ایسے راستے کو استوار کیا کہ جس پر چل کر انسان خدا کی محبت کو پا لیتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی محبت الٰہی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔ پس ہزاروں ہزار درود و سلام ہو ہمارے آقا پر۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

# اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو نظارت علیاء قادیان کی طرف سے آئندہ ٹرم کے انتخابات عہدیداران کے لئے خطوط و قواعد بھجوا دئے گئے ہیں۔ نئی ٹرم کی مدت ۸۶-۸۵ سے ۸۹-۸۸ تک ہوگی امید ہے جملہ امراء و صدر صاحبان جلد سے جلد انتخابات کروا کر منظوری کے لئے کاغذات مرکز احمدیت روانہ فرما دیں گے۔ اس امر کی کوشش کی جائے کہ ہر شعبہ کا الگ سیکرٹری مقرر کیا جائے اور خصوصاً مالی تحریکات کے لئے الگ الگ سیکرٹری ضروری ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

# وُرثاء اور چندہ تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جس جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچے وہ غور کرے خود کہ اس کے والدین یا اس کے دادا پڑدادا نے یا بعض بزرگوں نے حصہ لیا تھا کہ نہیں تحریک جدید میں اگر لیا تھا تو پھر اسے زندہ کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ایسے بزرگ ہوں جن کی اولاد نہ ہو یا وارث مر چکے ہوں۔ خدانخواستہ ایسے بھی ہوتے ہیں بہر حال تو میری تحریک جدید سے یہ گذارش ہے کہ ان کے نام میرے سپرد کریں۔ میری یہ خواہش ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی چندہ دوں اور آئندہ بھی میرے اولاد کی جو بھی شکل ہو ان کو بھی نصیحت کروں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نام زندہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

# اعلان

رسالہ خالد ربوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نمبر شائع کر رہا ہے۔ آپ کی سیرت کے بارے احباب کے تأثرات اس شمارہ میں شامل ہو سکیں گے۔ احباب توجہ فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

# اعلان منجانب نظامت دار القضاء

مقدمہ سنٹرل ریزورکس لمیٹڈ کلکتہ کا فیصلہ ہو چکا ہے مکرم میاں محمد صدیق صاحب مرحوم کلکتہ کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ کے حصہ کی رقم قابل تقسیم پڑی ہوئی ہے۔

لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ مرحومہ کے جملہ ورثاء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر نظامت دار القضاء قادیان سے رابطہ قائم کریں میعاد کے گزر جانے کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ ورثاء اپنی جماعت کی معرفت تصدیق سے چٹھی بھجوائیں اور مکمل ایڈریس بھی تحریر کریں۔

ناظم دار القضاء قادیان

**درخواست دعا:** خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے نیز چھوٹے بھائیوں کے کاروبار میں برکت و ترقی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

## محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا

# تربیتی دورۂ آندھرا پردیش

ریورٹ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر صوبائی لجنہ ومحترمہ محمودہ رشید صاحبہ نائب صدر لجنہ حیدرآباد

خدا تعالیٰ کا بے پایاں شکر و احسان ہے کہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا پندرہ روزہ تربیتی دورۂ آندھرا پردیش مورخہ ۲۴ر اکتوبر سے شروع ہو کر مورخہ ۷ر نومبر کو بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ محترمہ کی آمد سے قبل صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و صوبائی صدر لجنہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے لوکل اور حلقہ واری عہدیداران کی ایک میٹنگ طلب کی اور تمام عہدیداران کے مشورہ سے ۱۵ ممبرات پر مشتمل ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کی صدر خاکسار محمودہ رشید نائب صدر لجنہ حیدرآباد کو مقرر کیا گیا۔ انتظامیہ کمیٹی کی تمام ممبرات نے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے مفوضہ کاموں کو احسن رنگ میں بروقت انجام دیا۔ فجزاھن اللہ خیراً۔

تمام ممبرات و عہدیداران محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی آمد کی بے چینی کے ساتھ منتظر تھیں۔ خدا خدا کر کے وہ مبارک دن آگیا جس کا سب کو انتظار تھا۔ خاندان نبوت کے مقدس افراد کا قافلہ جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب پر مشتمل تھا۔ حیدرآباد میں وارد ہوا۔ جیسے ہی حضرت میاں صاحب اور آپا جان صاحبہ اپنی صاحبزادی و صاحبزادہ کے ساتھ ٹرین سے باہر آئے اسٹیشن پر موجود خدام و انصار نے فلک شگاف اسلامی نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ لجنہ و ناصرات نے محترمہ آپا جان کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور آپ نے اسٹیشن پر موجود تمام ممبرات کو مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔

مورخہ ۲۵/۸۵ صبح ۱۰ بجے مقامی مرکزی اور حلقہ واری عاملہ کی میٹنگ محترمہ آپا جان کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ خاکسار محمودہ رشید نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور صدور حلقہ جات نے اپنے اپنے حلقوں کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بعض دشواریوں کا ذکر کیا۔ محترمہ آپا جان نے کمال فراست کے ساتھ ان مسائل کا حل پیش کر کے سب کو مطمئن کیا۔ دعا کے بعد میٹنگ برخواست ہوئی نماز جمعہ کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد محترمہ آپا جان لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کے اجلاس میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئیں۔ شام چار بجے لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کا تربیتی اجلاس الہ دین بلڈنگ میں منعقد ہوا۔

مورخہ ۲۷/۸۵ کو دو حلقہ جات سعید آباد، چنچل گوڑہ کا تربیتی اجلاس آپا جان صاحبہ کی صدارت میں ٹھیک ۱۱½ بجے محترمہ نعیمہ حکیم صاحبہ کی تلاوت سے شروع کیا گیا۔ نظم خوانی کے بعد خاکسار محمودہ رشید نے اس حلقہ کی رپورٹ سنائی اور تمام ممبرات کو آپا جان صاحبہ کی آمد اور لجنہ کے سال نو کے آغاز پر مبارکباد پیش کی۔ بعدہٗ محترمہ صدر مرکزیہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے دلنشین پیرائے میں عہدیداران و ممبران کو بیش قیمت نصائح فرمائیں ازاں بعد محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے اپنے سفر قادیان اور شرکت اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان کے تأثرات بیان کئے بعد دعا جلسہ کے اختتام پر محترمہ آپا جان سے سعید آباد اور چنچل گوڑہ کی ممبرات نے فرداً فرداً ملاقات کی۔ اس موقعہ پر صدر حلقہ چنچل گوڑہ نے چائے وغیرہ سے تمام ممبرات کی تواضع کی۔ سیکرٹری شعبہ نمائش حلقہ سعید آباد نے نمائش کی چند اشیاء پیش کیں جس کو آپا جان صاحبہ نے بہت پسند کیا۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام سیکرٹری ضیافت محترمہ ہاجرہ مسعود صاحبہ نے کیا تھا جس میں محترمہ آپا جان کے ساتھ ۲۰۰ لجنہ و ناصرات بھی شامل ہوئیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ خیراً۔

بعد طعام محترمہ آپا جان صاحبہ حضرت میاں صاحب اور تمام حاضرات نے مکرم احمد حسین صاحب کے مکان پر جا کر ان کی عیادت کی جو کئی ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ حضرت میاں صاحب کی امامت میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ صاحب خانہ نے چائے سے مہمانوں کی تواضع کی یہاں سے یہ قافلہ ٹھیک ۵ بجے حلقہ جلال کوچہ پہنچا۔

حلقہ جلال کوچہ کی لجنہ کا تربیتی اجلاس ناصرات کی ایک بچی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ محترمہ صدیقہ آفتاب سیکرٹری حلقہ نے خیر مقدمی تقریر کی اور اپنے حلقہ کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے ممبرات کو اپنے پُر معارف خطاب سے نوازا جس میں آپ نے حلقہ جلال کوچہ کی لجنہ کی حسن کارکردگی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں مکرمہ سیکرٹری صاحبہ نے محترمہ آپا جان اور حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حلقہ کی ممبرات کی جانب سے چائے بسکٹ وغیرہ سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

مورخہ ۲۸/۸۵ کو شام ۴½ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں حیدرآباد کے تین حلقوں لال ٹیکری۔ مراد نگر اور بنجارہ ہلز کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے تینوں حلقوں کی جانب سے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خیر مقدم کیا۔ تینوں حلقوں کی سیکرٹریز نے اپنی اپنی رپورٹ سنائی جس پر آپا جان صاحبہ نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور بہنوں کو زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں دو غیر احمدی بہنوں نے بیعت کی جو محترمہ میمونہ صاحبہ کے زیر تبلیغ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین بعد دعا سب نے نو مبائع بہنوں کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد چائے اور بسکٹ سے مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

مورخہ ۲۹/۸۵ کو آپا جان صاحبہ بعض احمدی گھرانوں میں تعزیت کے لئے تشریف لے گئیں۔ مورخہ ۳۰/۸۵ صبح ٹھیک ۱۱½ بجے بمقام احمدیہ لیکچر ہال دو حلقہ جات املی بن اور قاضی پورہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ عزیزہ یاسمین فاطمہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ فوزیہ ظفر صاحبہ نے دونوں حلقوں کی جانب سے صدر مرکزیہ کا خیر مقدم کیا۔ موقع کی مناسبت سے ایک نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ ہر دو حلقہ جات کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ کارگذاری پیش کی گئی۔ محترمہ آپا جان صاحبہ نے اپنے خطاب میں دونوں حلقوں کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور تمام بہنوں کو نئی نسل کی تربیت اور ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ازاں بعد محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے تقریر کی جس میں آپ نے حلقہ واری سطح پر لجنہ کی بہتر کارکردگی پر خدا کا شکر ادا کیا۔ بعد دعا تمام ممبرات کا تعارف آپا جان صاحبہ سے کروایا گیا۔ صدر حلقہ نے تمام عہدیداران اور اپنے حلقہ کی ممبرات کے دوپہر کے کھانے کا اپنے مکان پر انتظام کیا۔ بعد طعام حلقہ قاضی پورہ کی ایک بہن کی خواہش پر حضرت میاں صاحب اور آپا جان صاحبہ نے ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی اور وہاں سے فلک نما کے اجلاس میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

حلقہ فلک نما کا جلسہ بفضلہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی حلقے کی تمام ممبرات کے علاوہ دیگر حلقہ جات کی چالیس کے قریب ممبرات نے بھی شمولیت کی۔ الحمد للہ۔

حضرت آپا جان صاحبہ نے اپنے خطاب میں حلقہ کی مستورات کی حاضری پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں امید کرتی ہوں کہ ہر شعبہ میں حلقہ فلک نما اسی طرح آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اس تعلق سے آپ نے عہدیداران اور ممبران کو ان کی بعض اہم ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ بعدہٗ محترمہ

آپا جان نے حسنِ کارکردگی پر عہدیداران و ممبرات کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ ازاں بعد محترمہ اعظم النساء صاحبہ اور خاکسار محمودہ رشید نے تمام بہنوں خصوصاً حضرت آپا جان صاحبہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں نظم از دُرِّ عدن جو

"لوجاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو"

پڑھی گئی۔ اور محترمہ آپا جان صاحبہ نے دُعا کرا کے جلسہ برخواست کیا۔

حیدرآباد کے ۹ حلقوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضرت میاں صاحب، محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ، صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مورخہ ۳۱؍۱۱؍۸۵ کی صبح ۸ بجے چند عہدیداران کی معیت میں آندھرا پردیش کے اضلاع کے دورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے جڑچرلہ کا پروگرام تھا۔ جہاں ٹھیک ۱۱½ بجے صبح حضرت میاں صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک عوامی دواخانہ کی عمارت کا سنگِ بنیاد دُعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ رکھا۔

اس کے بعد مکرم میر احمد اشرف صاحب کے مکان پر محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی صدارت میں لجنہ کے تربیتی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سیکرٹری صاحبہ نے خیر مقدمی تقریر کی اور مقامی لجنہ کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ اس کے بعد محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ نے اپنے خطاب سے نوازا۔ اور بہنوں کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا۔ آخر میں محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے تقریر کی جس میں آپ نے مقامی لجنہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دُعا کے بعد اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔ یہاں کی جماعت نے سب کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ اور حضرت میاں صاحب نے دوسرے مہمانوں کے ہمراہ مکرم میر احمد عارف صاحب کے مکان پر تشریف لے کر دُعا فرمائی۔

جڑچرلہ سے روانہ ہو کر قافلہ ٹھیک چار بجے محبوب نگر مکرم معین الدین صاحب کے مکان پر پہنچا۔ جہاں حضرت میاں صاحب، محترمہ آپا جان صاحبہ اور دیگر افراد قافلہ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ اسی جگہ لجنہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عزیزہ نذیرہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترمہ آپا جان صاحبہ نے بہنوں کو نصیحت آموز خطاب سے نوازا۔ بعدہٗ مقامی لجنہ کی عہدیداران کا انتخاب کرایا گیا۔

دُعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ صاحب خانہ نے تمام مہمانوں کا جس میں غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں چائے وغیرہ سے تواضع کی۔

شام چھ بجے یہ قافلہ وڈمان کے لئے روانہ ہوا جہاں ٹھیک ۷½ بجے لجنہ کا تربیتی اجلاس محترمہ رحیم النساء صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوا۔ نظم خوانی کے بعد محترمہ آپا جان صاحبہ نے بہنوں کو اپنی زرین نصائح سے نوازا۔ دُعا کے بعد مقامی لجنہ نے مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔

وڈمان سے روانہ ہو کر قافلہ رات نو بجے چنتہ کنٹہ پہنچا۔ جہاں خاندانِ نبوت کے افراد کے قیام و طعام کا انتظام مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان پر تھا۔ مورخہ ۱؍۱۲؍۸۵ کو صبح ٹھیک گیارہ بجے لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز عزیزہ زینت سلطانہ کی تلاوت سے ہوا۔ نظم خوانی کے بعد صدر لجنہ چنتہ کنٹہ نے محترمہ آپا جان صاحبہ کا خیر مقدم کرنے کے بعد اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ محترمہ آپا جان صاحبہ نے اپنے خطاب میں عہدیداران اور ممبرات کو سستیاں دُور کرنے اور دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے اپنی تقریر میں تنظیم کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا۔ اس کے بعد صدر مقامی نے محترمہ آپا جان صاحبہ کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ جس کے ساتھ ہی صوبہ آندھرا پردیش کا یہ تربیتی دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچا۔ بعد نماز جمعہ یہ مقدس قافلہ یادگیر کے لئے روانہ ہو گیا۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

# والد بزرگوار محترم احمد حسین صاحب مرحوم حیدرآباد

افسوس ہمارے والد بزرگوار محترم احمد حسین صاحب ولد محترم مولوی مومن حسین صاحب مرحوم عرف (بڑے بھائی) ساکن حیدرآباد دکن بعمر ۸۲ سال بروز شنبہ ۲ نومبر ۸۵ء کو بعد نماز ظہر ۲ بجے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصوف کی نماز جنازہ ۳ نومبر کو بعد نماز ظہر مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس سی نے انکے مکان مومن منزل میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد احمدی وغیر احمدی مرد و زن کی شریک ہوئی۔ جس سے مرحوم کے خلوص اور صاحب کردار ہونے کا اظہار ہوتا ہے۔

موصوف نہایت ہی نیک سلسلے کے خاص گنے چنے خادموں میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ نشانِ قبولیتِ دُعا حضرت مسیح موعودؑ مولوی عبد الکریم صاحبؓ سگ گزیدہ کے حقیقی بڑے بھانجے اور سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ احمدی کے نواسے تھے جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کے کئی ممتاز عہدوں پر فائز رہے حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ کے دور امارت حیدرآباد و سکندرآباد میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نامزد نائب امیر رہے۔ انہوں نے سیکرٹری مال، جنرل سیکرٹری و قاضی حیدرآباد اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے فرائض بھی انجام دیئے۔ جماعتی کاموں میں بے حد دلچسپی لیا کرتے تھے۔ انہیں عمرہ بیت اللہ شریف کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ باقاعدہ جلسہ سالانہ قادیان و ربوہ کے شرکت کرنے والے مہمانوں میں ان کا شمار تھا۔ ان کا تعلق جماعت احمدیہ یادگیر و چنتہ کنٹہ سے جماعتی اور رشتہ داری دونوں کا تھا۔ موصوف کی نماز جنازہ غائب ۳ نومبر بعد نماز ظہر یادگیر کانفرنس کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے تعارفی تقریر کیا تھا پڑھائی جس میں ہندوستان بھر کے مہمان موجود تھے۔ ان کا ذاتی شعار تھا کہ ہر چھوٹے بڑے آدمی کیساتھ عزت و خلوص اور انکساری سے پیش آتے تھے۔ اپنے خاندان و عزیز و اقارب و جماعت و غیر از جماعت افراد میں خاص خوبیوں کے مالک تصور کئے جاتے تھے۔ موصوف پابند صوم و صلوٰۃ و موصی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے حد عشق تھا جسکی وجہ سے انکے ایک پوتے امتیاز حسین کا رشتہ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان میں ہوا جو امریکہ میں مقیم ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام کارکنان سے بڑی انکساری سے پیش آتے اور تحریر میں خلوص و محبت رکھتے تھے۔

لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا تعزیتی ٹیلیگرام بھی موصول ہوا۔ اسی طرح امریکہ سے انکے پوتے عارف حسین، کراچی سے آپ کے بھائی مکرم عزیز حسین صاحب، طائف سے مرحوم کی پوتی عزیزہ نصرت عارف قریشی، دوبئی سے مکرم حامد حسین صاحب اور نائیجیریا سے انکے بھتیجے محمود احمد کاہلوں کے تعزیتی ٹیلیگرام اور فون آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازا تھا۔ انکے پسماندگان اہلیہ تین لڑکے کیپٹن سجاد حسین لندن، یوسف حسین و ارشاد حسین سات لڑکیاں جن میں پانچ شادی شدہ بقید حیات ہیں ایک کی شادی ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ سارے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کو احمدیہ قبرستان حیدرآباد میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے اور پسماندگان کو انکے نیک نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار۔ یوسف حسین ولد احمد حسین مرحوم حیدرآباد۔

# مکرم مولوی عبد المطلب صاحب بنگالی درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۷ فتح (دسمبر)۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے ایک نہایت مخلص درویش بھائی مکرم مولوی عبد المطلب صاحب بنگالی (دیہاتی مبلغ) آج صبح پونے چار بجے اچانک دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ، دُعا گو، نیک طبع، ملنسار اور رنجاں مرنج طبیعت کے حامل بزرگ تھے۔ آپ نے ابتداء درویشی میں دیہاتی مبلغین کلاس کا کورس مکمل کرنے کے بعد ۱۹۵۳ء تا ۱۹۸۴ء ایک طویل عرصہ تک بنگال کی مختلف جماعتوں میں بحیثیت دیہاتی مبلغ سلسلہ کی خدمات انجام دیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد مع اہل و عیال مستقل طور پر قادیان آگئے۔

بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی ہی نے اجتماعی دُعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم عبداللہ جلال الدین نعیم صاحب بحیثیت معلم وقفِ جدید خدمتِ سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ جبکہ ۴ کہ سب سے چھوٹے بیٹے عزیز سفیر احمد شمیم مدرسہ احمدیہ میں اور عزیز سلطان صلاح الدین کبیر سلمہٗ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور اُن کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین

(ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

# ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

## مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑا کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم سید فضل نعیم صاحب کوسمبی سونگھڑا رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۷-۱۱-۸۵ کو بعد نماز مغرب مکرم سید عبدالرحیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑا کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم سید سہیل احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شیخ ممتاز احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد علی الترتیب مکرم سید انصار اللہ صاحب نائب صدر جماعت، مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ بعدہ کلوا جمیعاً کے تحت جملہ خدام نے کھانا تناول کیا۔

## مجلس خدام الاحمدیہ آڈارسی کی تبلیغی مساعی

مکرم سفضل حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ خدام الاحمدیہ آڈارسی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰-۱۱-۸۵ کو سینٹرل انڈیا بائبل کونسل کی طرف سے ایک مسیحی یوتھ کانفرنس منعقد ہوئی اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے وہاں قریب ہی ایک چلتا پھرتا بک سٹال لگایا جس پر جلی حروف میں JESUS WAS FOUD IN KASHMIR اور ہندی میں "مسیح علیہ السلام کی وفات کشمیر میں ہوئی۔ اور آپ کا مقبرہ محلہ خانیار کشمیر میں ہے اور امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور قادیان میں ہو چکا ہے" لکھا ہوا تھا جس کا مسیحی نوجوانوں اور مسلمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔
اس موقعہ پر کافی تعداد میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

## جماعت احمدیہ سرلونہا گاؤں اڑیسہ کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم سید کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ سرلونہا گاؤں اڑیسہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۹-۱۱-۸۵ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم سید شمیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید شاہد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار اور مکرم سید شاہد احمد صاحب نے تقاریر کیں عزیزہ نصرت جہاں یاسمین سلمہا بنت مکرم سید ناصر احمد صاحب نے تلاوت کی۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

## کالی پوجا کے میلے میں جماعت احمدیہ بھدرک کا بک سٹال

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ امسال کالی پوجا کے میلہ پر جماعت احمدیہ بھدرک کی طرف سے ایک خوبصورت بک سٹال لگایا گیا اس میلے میں سینکڑوں دکانیں لگتی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس میں شرکت کرتے ہیں اس موقعہ پر کثیر تعداد میں اردو۔ ہندی۔ پنجابی، انگریزی۔ اڑیہ اور بنگالی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بک اسٹال پر مختلف قسم کے خوبصورت بینرز اور چارٹ کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی تھیں اس تبلیغی پروگرام میں بہت سے خدام نے حصہ لیا۔ مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب نے بطور خاص تعاون دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

## والپائی (ڈگوا) کے دو لائبریریوں کیلئے قرآن مجید کا تحفہ

ہمارے نو احمدی بھائی مکرم غضنفر حسین خان صاحب آف والپائی (ڈگوا) رقمطراز ہیں کہ مقامی گورنمنٹ لائبریری اور ریشمی ہائی سکول کے لئے قرآن مجید اور تفسیر صغیر کا بیش قیمت تحفہ دیا گیا ہے۔ دونوں انچارج صاحبان نے بڑی خوشی اور ممنونیت سے قبول کیا۔ اخبار بدر بھی پہلے سے دونوں لائبریریوں کے نام جاری ہے اس سلسلہ میں مکرم حضرت منڈل گھر صدر جماعت احمدیہ ہیلی نے بھرپور تعاون دیا۔

تحریک داعی الی اللہ کے تحت یہاں تبلیغ جاری ہے سعید فطرت لوگوں کا احمدیت کی طرف خاص رجوع ہے جس کی وجہ سے مخالفت بھی بہت ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## ساؤتھ روٹری کلب امرتسر میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷-۱۱-۸۵ کو خاکسار اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان ساؤتھ روٹری کلب امرتسر کی دعوت پر امرتسر گئے جہاں خاکسار کی "گورو نانک اور اسلام" کے موضوع پر نصف گھنٹہ کی تقریر ہوئی جس کا معزز سامعین پر نہایت ہی اچھا اثر ہوا۔ روٹری کلب کے جنرل سیکرٹری صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس قسم کے تقاریر باقاعدہ طور پر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہونی چاہیئے۔ تاکہ قومی یکجہتی کو فروغ حاصل ہو۔ کافی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اور پانچ افراد کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔

## لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد

مکرمہ بشریٰ صادقہ حلیمہ صاحبہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸-۱۱-۸۵ کو لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا جس میں خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرمہ نصرت پروین صاحبہ موڈرا کی قیادت میں عہد دہرایا گیا۔ عزیزہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی ازاں بعد مکرمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ، مکرمہ تسنیم اختر گیلانی صاحبہ عزیزہ امۃ الرؤف بشریٰ اور مکرمہ نسیم اختر صاحبہ نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مکرمہ مریم سلطانہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مقابلہ فی البدیہہ ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر تین بچیوں نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں تین بچیوں نے ذہنی آزمائش کا پروگرام پیش کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے متعلق سوالات کئے گئے آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کرنے کی غرض و غایت بیان کی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

## لجنہ اماء اللہ کیرنگ کا کامیاب تبلیغی پروگرام

مکرمہ زاہدہ فرحت صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ اطلاع دیتی ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک داعی الی اللہ پر عمل کرتے ہوئے مقامی لجنہ اور ناصرات کا ایک تبلیغی پروگرام بنایا گیا جس میں کیرنگ کے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع گاؤں "پینگار سنگھ" میں تبلیغی جلسے کا انعقاد ہونے پایا۔ مکرم یٰسین خان صاحب، مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مقامی مبلغ کی معیت میں ۲۵ لجنات، ۱۷ ناصرات اور تین اطفال نے یہ سفر پیدل ہی طے کیا۔ راستہ میں رشی ندی کے نام سے ایک چھوٹی سی ندی آتی ہے جس میں کافی پانی تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے ہماری باہمت لجنات اور ناصرات نے اسے بھی عبور کر لیا۔ لجنہ کی ایک بہن مکرمہ حسرت بی بی صاحبہ کو راستے میں گر کر چوٹ بھی آئی۔ لیکن خدا کے راستے میں تبلیغی جہاد کا ایسا جوش تھا کہ ان پر اس چوٹ کا کوئی [illegible] ہوا۔ بہت سی بہنیں ایسی تھیں کہ انہوں نے کبھی اتنا لمبا سفر پیدل نہیں کیا تھا۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ انہوں نے ہمت کے ساتھ یہ سفر طے کیا قریباً ۲ بجے شام کو یہ قافلہ پینگار سنگھ پہنچا۔ مقامی احمدی بہنوں اور بچیوں نے خوشی خوشی محترمہ عطرۃ النساء اور محترمہ ناصرہ [illegible] نے ہماری خاطر و مدارات کی۔ نماز مغرب اور عشاء کی باجماعت [illegible] کے بعد محترمہ عطرۃ النساء صاحبہ کے باغیچہ میں محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ سیکرٹری مال کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی محترمہ امۃ النصیر صاحبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ مریم بی بی صاحبہ نے لجنہ کا عہد دہرایا ازاں بعد مکرمہ خان صاحبہ نے پردہ کی رعایت سے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد بہت سی بہنوں نے تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ چار بچیوں کے دو گروپ بنا کر سوال و جواب کا پروگرام پیش کیا گیا جو بہت دلچسپ ہوا۔ آخر میں محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کیرنگ اور محترم مولوی صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ پروگرام ختم ہوا۔ الحمد للہ تیس سے زائد ہندو اور غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اجتماعی رنگ میں کھانا کھلایا گیا جس کا انتظام کیرنگ اور پینگار سنگھ کی لجنہ نے کیا۔ مورخہ ۸-۱۱-۸۵ کی صبح پینگار سنگھ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر دس بجے کے بعد تمام لجنہ پیدل سفر طے کرکے ۱۲ بجے واپس کیرنگ پہنچ گئیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

# وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر ۱۴۷۵۸ :-** میں سلطان احمد ولد مکرم شفیع احمد صاحب قوم احمدی پیشہ کلرک تاریخ پیدائش ۱۹۶۰ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاک خانہ پینگاڈی ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۴۰۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: عبد الجلیل عبد اللہ — العبد: سلطان احمد — گواہ شد: عبد المنان بھٹی

**وصیت نمبر ۱۴۷۵۹ :-** میں نعیمہ انجم بنت مکرم ڈاکٹر محمد عابد قریشی صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہجہانپور ڈاک خانہ شاہجہانپور ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ درج ذیل ہے۔

۱۔ سونا تین تولہ اندازاً قیمت ۶۳۰۰-۰۰
۲۔ چاندی دو تولہ اندازاً قیمت ۷۰-۰۰
۳۔ نقدی ۵۰۰-۰۰
میزان ۶۸۷۰-۰۰

مجھے اس وقت مبلغ ۔/۸۰ روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ ۲۲-۹-۸۵ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال آمد — الامۃ: نعیمہ انجم — گواہ شد: رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید

**وصیت نمبر ۱۴۷۶۰ :-** میں محمد انس قریشی ولد مکرم ڈاکٹر محمد عابد قریشی صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہجہانپور ڈاک خانہ شاہجہانپور ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ ۔/۸۰ روپے بطور جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی آمد یا جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ ۲۲-۹-۸۵ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال آمد — العبد: محمد انس قریشی — گواہ شد: رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید

**وصیت نمبر ۱۴۷۶۲ :-** میں فاروق احمد نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ ولد مکرم چوہدری غلام احمد صاحب قوم تاس پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ پانچ صد چالیس روپیہ ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد: سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال آمد — العبد: فاروق احمد نیر مبلغ سلسلہ — گواہ شد: شمس الدین صدر جماعت

# احمدیہ مسلم کیلنڈر

## برائے سال ۱۹۸۶ء بمطابق ۱۳۶۵ ہش بمطابق ۷-۱۴۰۶ ہجری قمری

احمدیہ مسلم کیلنڈر برائے سال ۱۹۸۶ء اس مرتبہ بھی بسم اللہ اور کلمہ طیبہ سے اپنی پیشانی کو مزین کرتے ہوئے تصویر منارۃ المسیح کو دائیں اور لوائے احمدیت کو بائیں اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ لہراتے ہوئے شائع کیا گیا ہے۔ تصاویر کے درمیان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ شرائط بیعت اردو اور انگریزی میں مزین ہیں۔ حکومتی اور جماعتی تعطیلات کی تفصیل دی گئی ہے۔ نیچے کے حصہ میں اردو اور انگریزی میں "سن عیسوی" "ہجری قمری" اور "ہجری شمسی" کے مہینوں کے نام۔ ہفتے کے دنوں کے نام دائیں طرف عربی و فارسی میں بائیں طرف انگریزی میں اور اردو میں دیئے گئے ہیں۔

تاریخیں سیاہ ہیں۔ اتوار، جمعہ اور دیگر تعطیلات رنگوں کے فرق سے ممتاز کردی گئی ہیں۔ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی کیلنڈر ۲۰×۳۰ کے سائز پر نہایت عمدہ کاغذ پر طبع ہوا ہے۔ ہدیہ فی کیلنڈر ۔/۲ روپے اخراجات بذمہ خریدار ہوں گے۔ احباب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے کیلنڈر منگوا سکتے ہیں۔

**ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان**

بقیہ صفحہ ۳ :- وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه۔

خاکسار :- مولوی صاحب کیا دنیا میں ہر ایک آدمی پر بذریعہ صلیب یا قتل ہی موت وارد ہوتی ہے۔ وما قتلوہ و ما صلبوہ سے کہاں ثابت ہے کہ ان پر موت وارد نہیں ہوئی!

مولوی صاحب :- اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ بل رفعہ اللہ الیہ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انکو اپنی طرف آسمان پر اٹھایا۔

خاکسار :- اگر بل رفعہ اللہ کے الفاظ سے آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو جسم عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا تو پھر حضرت ادریس کے متعلق آپ کیوں خاموش ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں یوں فرمایا ہے کہ ورفعنٰہ مکانا علیا۔ اگر رفعہ اللہ کے الفاظ سے حضرت عیسیٰ کا آپ آسمان پر جانا یقین کرتے ہیں تو حضرت ادریس کو سب سے بلند آسمان پر تسلیم کرنا ہوگا۔ لیکن حضرت ادریس کا تو آپ ذکر ہی نہیں کرتے جن کے بارہ میں مکانا علیا کے الفاظ رفع کے ساتھ ہیں۔ پھر لفظ رفعہ اللہ میں آسمان کا ذکر کہاں ہے؟ رفع کے ساتھ آپ ہر بار آسمان کا ذکر کرتے ہیں جبکہ قرآن پاک میں جہاں بھی حضرت عیسیٰ کا ذکر ہوا ہے وہاں کسی بھی جگہ لفظ رفع کے ساتھ آسمان کا ذکر نہیں ہے۔ اسپر مولوی اشتیاق احمد صاحب کلیۃً لاجواب ہوگئے اور صرف قیاس اور مجاز کی گتھیوں میں الجھانے لگے۔ تب انکی سبکی کو برداشت نہ کرتے ہوئے انکے مریدوں نے شور مچا دیا۔ اور کمال چالاکی سے یہ کہہ کر مولوی صاحب کو آزاد کرا لیا کہ رابطہ عالم اسلامی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔ لہٰذا ہمیں ان سے مزید گفتگو کی ضرورت نہیں۔ اس طرح یہ تبادلہ خیالات اختتام پذیر ہوا۔

مجلس میں موجود دیگر غیر از جماعت احباب پر ... نے بعد میں خاکسار سے کہا کہ ... مناسب نہ تھا۔ بفضلہ تعالیٰ سنجیدہ احباب پر اس گفتگو کا بہت اچھا اثر ہوا ہے تھا لیکن چند جلد باز آدمیوں نے دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے شور مچا دیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO.
PHONE. 279263
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15. PRINCEP STREET. CALCUTTA-700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوور چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475 RE 273903 CALCUTTA-700073.

"مَیں وُہی ہُوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لیڈی بون آل

نمبر ۱۸-۲-۵۱ قاضی پورہ حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور، ملتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

بی - ایم الیکٹریکل ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

- الیکٹریکل اپلائنسز۔
- لائسنس کنٹریکٹس۔
- الیکٹرانک انجینئرنگ
- موٹر وائنڈنگ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
ٹیلیفون نمبرز: 574108 629385
BOMBAY-58.

آٹو ٹریڈرز

۱۵ مینگو لین کلکتہ ۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے: ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF کی بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS
15 MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

"محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD. CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/s PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI-571201
PHONE OFFICE 806. RES. 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جوٹ اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس
سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ ڈفل بیگ۔ لیڈیز ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور وغیرہ
بیگ کے مینوفیکچررز۔ اپنے آرڈر سے مطلع فرمائیں!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

آٹو وِنگس

AUTOWINGS.
13. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE NO 76360. 74350

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ- کلکتہ- ۷۰۰۰۱۷- فون نمبر ۴۴۴۷۱

# ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گونم احمد اینڈ برادرس- سٹاکسٹ جیون ڈریسیز- مدینہ میدان روڈ- بھدرک- ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی- فون نمبر 294 }

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

## احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ- اسلام آباد (کشمیر)

## گولڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ- اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو- ٹی وی ٹرانزسٹر- اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE-2

حیدرآباد میں فون نمبر:- 42301

## لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

## الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

# "قرآن کریم کو تدبر سے پڑھو۔"
(کشتی نوح)

NHR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
وَيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ

ترجمہ:۔ تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

# قادیان دار الامان میں جماعتِ احمدیہ کا چورانوے ۹۴ واں عظیم الشان

# جلسہ سالانہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"
(الوصیۃ)

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے
(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

بتاریخ 18، 19، 20 فتح 1364 ہش / دسمبر 1985ء

بروز:۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

مقامِ اجتماع: محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

## تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ!

## پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے رُوحانی اور علمی موضوعات پر جماعتِ احمدیہ کے علماءِ کرام خطاب فرمائیں گے!!

۱۔ ہستی باری تعالیٰ (دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام میں ہستی باری تعالیٰ کا تصور)
۲۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (آنحضرت صلعم داعی الی اللہ کی حیثیت سے)
۳۔ ذکرِ حبیب علیہ السلام (مصائب اور ابتلاؤں کے دور میں حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ)
۴۔ اسلام اور حقوقِ نسواں (خلع۔ طلاق۔ نان نفقہ۔ ورثہ وغیرہ کے تناظر میں)
۵۔ محاسنِ قرآن مجید (رٹ پٹیشن کی روشنی میں اعتراضات کے جوابات)
۶۔ مقام خاتم النبیین (حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں ختم نبوت۔ عشقِ رسولؐ)
۷۔ اسلام اور آزادیٔ ضمیر۔
۸۔ تربیتِ اولاد اور اسلام کی تعلیم (۱۹۸۵ء نوجوانوں کا سال۔ کی روشنی میں)
۹۔ اسلام اور رواداری (پیشوایانِ مذاہب کا احترام، غیروں سے حسنِ سلوک) پنجابی تقریر
۱۰۔ حالاتِ حاضرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔
۱۱۔ خلافتِ احمدیہ کی برکات۔
۱۲۔ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی۔
۱۳۔ اسلام میں اقتصادی مسائل کا حل۔
۱۴۔ قومی یکجہتی اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی۔
۱۵۔ غیر ملکی مہمانوں کا تعارف۔ بیرونِ احمدیت کے حالات۔ ممالکِ غیر میں اسلام و احمدیت کی وسعت اور واقعات۔

### نوٹ

(۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔
(۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(۳) ہمارا جلسہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے، اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔
(۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
(۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار:۔ الحاج بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب (بھارت)